DARUL IFTA
Jamia-Uloom-Islamiyyah
(University of Islamic Sciences)
Allama Muhammad Yousuf Banuri Town
Karachi - Pakistan

دار الافتاء
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
کراچی۔ پاکستان

فتوی نمبر:144407100130

تاریخ آمد:۱۴۴۴/۰۷/۰۲
24-01-2023

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

سوال

ہمارے والد صاحب کا انتقال ہو گیا ہے، انتقال سے دو سال پہلے انہوں نے اپنی کمائی سے لیا ہوا گھر ہماری والدہ کے نام پر کر دیا تھا اور اس کے بعد والد صاحب اسی گھر میں والدہ کے ساتھ رہتے تھے، والد صاحب کے ورثاء میں تین بیٹے اور بیوہ تھی، پھر ایک بیٹے کا انتقال ہوا، اس کی کوئی اولاد نہیں ہے اور اس کے ورثاء میں بیوہ ہے، اب پوچھنا یہ ہے کہ اس گھر میں جو کہ ہماری والدہ کے نام پر ہے ہمارے مرحوم بھائی کی بیوہ کا کوئی حصہ بنتا ہے یا نہیں؟

مستفتی: شجاعت 03152934517

جواب

واضح رہے کہ کوئی مکان کسی کو ہبہ کرنے کے بعد تام ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اس کمرے یا مکان کا موہوب لہ (یعنی جس کو ہبہ کیا جائے اس) کو مکمل طور پر قبضہ دے دیا جائے، صرف کسی کے نام پر کر دینے سے موہوب لہ اس کمرے اور مکان کا مالک نہیں ہو گا، صورتِ مسئولہ میں والد مرحوم نے اپنی ملکیتی مذکورہ مکان اپنی زندگی میں انتقال سے دو سال قبل اپنی اہلیہ (سائل کی والدہ) کے نام کر دیا تھا یہ نام کرنا اگرچہ بطورِ ہبہ (گفٹ) کے تھا، لیکن چوں کہ بوقتِ ہبہ والد خود بھی اس مکان میں سکونت پذیر تھے اپنے تصرف اور قبضہ سے خارج نہیں کیا تھا تو ایسی صورت میں مذکورہ مکان کا ہبہ سائل کی والدہ کے حق میں درست اور مکمل نہیں ہوا تھا، بلکہ بدستور والد کی ملکیت میں رہا، اور یہ مکان مرحوم والد کی میراث میں شمار ہو گا، جس میں اس کے تمام شرعی ورثاء کا حق بنتا ہے، لہٰذا مرحوم والد کے انتقال کے بعد اس کے فوت شدہ بیٹے کی بیوہ کا حصہ بھی (اس کے شوہر کی میراث میں سے) بنتا ہے۔

تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے:

"(وتتم) الهبة (بالقبض) الكامل (ولو الموهوب شاغلا لملك الواهب لا مشغولا به) والأصل أن الموهوب إن مشغولا بملك الواهب منع تمامها."

(كتاب الهبة،ج:5،ص:690،ط:سعيد)

فتاوی شامی میں ہے:

"بخلاف جعلته باسمك فإنه ليس بهبة........ (وقوله: بخلاف جعلته باسمك) قال في البحر: قيد بقوله: لك؛ لأنه لو قال: جعلته باسمك، لا يكون هبة."

(كتاب الهبة،ج:5،ص:689،ط:سعيد)

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"وفي المنتقى عن أبي يوسف - رحمه الله تعالى - لا يجوز للرجل أن يهب لامرأته ولا أن تهب لزوجها أو لأجنبي دارا وهما فيها ساكنان، وكذلك للولد الكبير، كذا في الذخيرة."

(كتاب الهبة،الباب الثاني فيما يجوز من الهبة وما لا يجوزالباب الثاني فيما يجوز من الهبة وما لا يجوز،ج:4،ص:380،ط:رشيديه)

صورتِ مسئولہ میں مرحوم (شفیق احمد خان) کے ترکہ کی تقسیم کا شرعی طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے مرحوم کی کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ میں سے ان کے حقوقِ متقدمہ یعنی تجہیز و تکفین کے اخراجات نکالنے اور اگر ان کے ذمہ کوئی قرضہ ہو تو قرضہ کی ادائیگی کے بعد، اور اگر انہوں نے کوئی جائز وصیت کی ہو تو باقی مال کے ایک تہائی میں سے اس کو نافذ کرنے کے بعد باقی کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کو 576 حصوں میں تقسیم کرکے ان کے زندہ ورثاء میں سے 100 حصے ان کی بیوہ کو، 217 حصے ان کے ہر ایک بیٹے کو اور 42 حصے ان کی بہو (فوت شدہ بیٹے کی بیوہ) کو ملے گا۔

دار الإفتاء
جامعة العلوم الإسلامية

صورتِ تقسیم یہ ہے:

مرحوم (شفیق احمد خان) 8/24/576:

بیوہ	بیٹا	بیٹا	بیٹا
1	7		
3	7	7	7
72	فوت شدہ	168	168

مرحوم (بیٹا) 12/24۔۔۔مافی الید: 7/1:

بیوہ	والدہ	بھائی	بھائی
3	2	7	
6	4	7	7
42	28	49	49

ی فیصد کے اعتبار سے 17.361 فیصد مرحوم کی بیوہ کو، 37.673 فیصد ان کے ہر ایک بیٹے کو اور 7.291 فیصد ان کی بہو (فوت شدہ بیٹے کی بیوہ) کو ملے گا۔

فقط واللہ اعلم

مفتی محمد انعام الحق صاحب

مفتی دار الافتاء

جامعة العلوم الإسلامية
مفتی دار الافتاء

مفتی محمد داؤد صاحب

نائب مفتی دار الافتاء

جامعة العلوم الإسلامية
نائب مفتی دار الافتاء

کتبہ

ثناء اللہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

08-02-2023

١٤٤٤-٠٧-١٧

دار الافتاء
جامعة العلوم الإسلامية